9061 ـ کیا وتروں کی دعاء واجب ہے اور اگر یاد نہ ہو تو کیا پڑھے ؟

سوال

مجھے دعائیں یاد کرنے میں مشکل پیش آتی ہے، مثلا وتر کی دعا، میں اس کے بدلے وتر میں کوئی سورۃ پڑھتا کرتا تھا، لیکن جب مجھے یہ علم ہوا کہ یہ فرض ہے تو میں نے اسے یاد کرنے کی کوشش کی اور نماز میں کتاب سے دیکھ کر پڑھنی شروع کر دی اور یہ کتاب میری ایك جانب میز پر رکھی ہوتی تھی اور میرا رخ قبل کی طرف ہی رہتا ہے تو کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

1 ـ نماز وتر میں وتروں کی دعاء کتاب یا ورقہ سے دیکھ کر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، حتی کہ آپ اسے یاد کر لیں اور یاد کرنے کے بعد اسے زبانی ہی پڑھا کریں، اسی طرح جو حافظ نہ ہو اس کے لیے نفلی نماز میں قرآن مجید سے دیکھ کر قرآن پڑھنے میں کوئی حرج نہیں.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے نماز تراویح میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے کے حکم اور کتاب و سنت میں اس کی دلیل کے متعلق دریافت کیا گیا ؟

تو ان کا جواب تھا:

رمضان المبارک کے قیام میں قرآن مجید دیکھ کر قرآت کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ایسا کرنے میں مقتدیوں کو سارا قرآن سنایا جا سکتا ہے، اور اس لیے بھی کہ کتاب و سنت کے شرعی دلائل نماز میں قرآن مجید کی قرآت پر دلالت کرتے ہیں، اور یہ دلائل قرآت میں عام ہے چاہے وہ قرآن مجید دیکھ کر کی جائی یا زبانی، عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ثابت ہے کہ انہوں نے اپنے غلام ذکوان کو حکم دیا کہ وہ رمضان کا قیام کروائیں اور وہ قرآن مجید سے دیکھ کر قرآت کرتے تھے، امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے اسے تعلیقا اور بالجزم روایت کیا ہے.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 155).

2 ـ دعاء قنوت میں یہ واجب نہیں وہ بعینہ انہی الفاظ میں کی جائے بلکہ نماز کے لیے اس کے علاوہ دوسرے الفاظ یا اس میں کمی و زیادتی کرنی جائز ہے، بلکہ اس نے کوئی ایسی آیت پڑھ لی جس میں دعاء ہو تو مقصود پورا ہو جائے

گا.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ صحیح مذہب کے مطابق قنوت میں کوئی دعا متعین نہیں، اس لیے کوئی بھی دعاء کر لی جائے تو قنوت ہو جائے گی، چاہے قرآن مجید کی ایك یا کئی آیات پڑھ لی جائے جو دعا پر مشتمل ہو تو قنوت ہو جائے گی، لیکن افضل یہ ہے کہ وہ دعاء پڑھی جائے جو سنت میں وارد ہے.

دیکھیں: الاذکار النوویۃ (50).

3 ـ اور سائل کرنے والے بھائی نے جو یہ بیان کیا ہے کہ وہ دعاء قنوت کے بدلے قرآن کی تلاوت کرتا تھا، بلاشك ایسا نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ قنوت کا مقصد دعاء ہے، اسی لیے اگر یہ آیات دعاء پر مشتمل ہو تو اس کی قرآت کر کے قنوت کرنا جائے ہے:

مثلا فرمان باری تعالی:

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد إذا هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة إنك أنت الوهاب

اے ہمارے رب ہمیں ہدایت نصیب کرنے کے بعد ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کرنا، اور اپنی جانب سے ہم پر رحمت فرما بلا شبہ تو ہی ہبہ کرنے والا ہے. آل عمران (8)

4 ـ اور سائل کا یہ کہنا کہ قنوت فرض ہے، یہ صحیح نہیں بلکہ قنوت سنت ہے، اس لیے اگر کوئی شخص قنوت نہیں کرتا تو اس کی نماز صحیح ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

رمضان المبارك میں رات کے قیام میں نماز وتر میں دعاء قنوت کرنے کا حکم کیا ہے، اور کیا اسے چھوڑنا جائز ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

نماز وتر میں دعاء قنوت سنت ہے، اور اگر بعض اوقات نہ بھی کی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں.

اور یہ بھی سوال کیا گیا:

ہر رات وتر میں مسلسل قنوت کرنے والے کے متعلق کیا حکم ہے، اور کیا یہ سلف صالحین سے منقول ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

اس میں کوئی حرج نہیں، بلکہ یہ سنت ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حسین بن علی رضی اللہ تعالی عنہما کو وتر کی دعا سکھائی تو انہیں بعض اوقات ترک کرنے کا حکم نہیں دیا اور نہ ہی مسلسل کرنے کا حکم دیا، جو کہ دونوں کام کرنے کے جواز کی دلیل ہے.

اور اسی لیے ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے ثابت ہے کہ جب وہ صحابہ کرام کو مسجد نبوی میں نماز پڑھایا کرتے تھے تو بعض اوقات اور راتوں کو وتر میں قنوت نہیں کرتے تھے، اور ہو سکتا ہے یہ اس لیے تھا کہ لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ فرض اور واجب نہیں.

اللہ تعالی ہی توفیق نصیب کرنے والا ہے.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 159).

واللہ اعلم .